Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲۰ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ ۲۹ شہادت ۱۳۵۷ہش ۲۹ اپریل ۱۹۷۸ء	نمبر ۹۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر نجات چاہتے ہو تو مسکینی کے ساتھ قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ

عزیزو! موجودہ فلسفہ کی زہر سے بچو اور خدا کے کسی حکم کی بھی بے قدری نہ کرو

"قرآن کریم میں پانچ سو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر یک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اِس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶ تا صفحہ ۴۴۵)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

قرآن مجید ہر زمانہ میں پڑھا جانیوالا کلام ہے

یہ قیامت کے روز انسانوں کیلئے شفاعت کا موجب ہوگا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ

(الطارق ۲۲، ۲۳)

ترجمہ:۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ کلام ایک بزرگ کلام ہے ہر جگہ اور ہر زمانہ میں پڑھا جانے والا کلام ہے (اور مزید کمال یہ ہے کہ) یہ لوح محفوظ میں ہے (یعنی قیامت تک قائم رہے گا)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِھَا وَاتَّبِعُوْنِ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ۔ (الزخرف: ۶۲)

ترجمہ:۔ اور وہ (یعنی قرآن کریم) آخری گھڑی (قیامت) کا علم بخشتا ہے پس تو ساعت کے متعلق شبہ نہ کر۔ اور اے لوگو! تم میری اتباع کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: یُؤْتٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَھْلِہِ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا تَقْدُمُہٗ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاٰلُ عِمْرَانَ، تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِھِمَا۔"

(مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کے روز قرآن کو بھی طلب کیا جائے گا اور ان قرآن والوں کو بھی جو اس قرآن پر دُنیا میں عمل کیا کرتے تھے۔ لیکن قرآن سے پیش پیش سورۃ البقرہ اور سورۃ آلِ عمران ہوں گی اور یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جواب دہی کریں گی۔

(مسلم)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۲۹ شہادت ۱۳۵۷ھ
۲۹ اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کا مغز اور اس کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے عمرِ دنیا کے اس آخری دور میں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب طوفانِ ضلالت اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا بنی نوعِ انسان کے حال پر رحم فرمایا۔ چنانچہ اُس نے انہیں طوفانِ ضلالت میں غرق ہونے سے بچانے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور اپنے الہامِ خاص کے ذریعہ آپ کو مخاطب کرکے یہ حکم دیا کہ:-

اِصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ
اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

یعنی میری آنکھوں کے روبرو اور میرے حکم سے کشتی بنا۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ نہ تجھ سے بلکہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھوں پر ہے۔

اس الہام سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو کشتی بنانے کا حکم ملا تھا اس سے مراد یہ بھی اور ہے کہ بنی نوعِ انسان آپ کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہوں اور اس طرح خود کو طوفانِ ضلالت میں غرق ہونے سے بچائیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو حضور علیہ السلام کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر اس کشتی میں سوار ہونا انسان کی بہت بڑی خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے تو حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیار کردہ اس کشتی میں سوار ہونے کی عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ؎

واللہ کہ ہمچو کشتیٔ نوحم ز کردگار ؎ بے دولت آنکہ دُور بماند ز لنگرم

اس میں تو شک نہیں کہ خدا کے حکم سے تیار کردہ اس کشتیٔ نوح میں سوار ہونے کی سعادت حاصل کرنا انسان کی بہت بڑی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ کیا انسان صرف زبان سے بیعت کے الفاظ دُہرا کر اس عظیم الشان خوش بختی سے بہرہ ور ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود دیا ہے اور فرمایا ہے کہ زبانی بیعت اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتی اصل بیعت وہ ہوتی ہے جو محض زبان سے ہی نہیں بلکہ دل سے بھی کی جائے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے سلسلۂ بیعت کا آغاز کرتے وقت جہاں بیعت کو طوفانِ ضلالت سے بچانے والی کشتی قرار دیا وہاں ساتھ ہی یہ بھی واضح فرمایا کہ:-

"یہی بیعت کی کشتی ہے جو انسانوں کی جان اور ایمان بچانے کے لئے ہے لیکن بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں جو صرف زبان سے ہوتی ہے اور دل اس سے غافل بلکہ روگرداں ہے۔ بیعت کے معنی بیچ دینے کے ہیں۔ جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸)

دل سے بیعت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضروری قرار دیا کہ بیعت کنندہ محض بیعت کے الفاظ زبان سے دہرانے کو ہی کافی نہ سمجھے بلکہ بیعت کے اصل مغز کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیار کردہ کشتی میں سوار ہونے کی سعادت سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں حضور نے قشر کے مقابلہ میں مغز کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے یہ تو صرف پوست ہے مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانونِ قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے، مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں۔ وہ مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح ہوتے ہیں جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں، ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح ہر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اُسے ڈرنا چاہیئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔ جو بیعت کا اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اُس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔

یاد رکھو یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں ہے۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ، وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ گزرے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۷، ۱۶۸)

مغز کی اس اہمیت کے پیشِ نظر یہ جاننا ضروری ہے کہ بیعت جو صحیح معنوں میں انسان بننے کے لئے کی جاتی ہے کا مغز کیا ہے۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو بھی بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دو اُنس اُس میں پیدا ہو جاویں اُس وقت وہ انسان کہلاتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسانیت کا مغز کہلاتی ہے اور اسی مقام پر انسان اولوا الالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعوے کر دکھاؤ مگر اللہ تعالیٰ اُس کے نبیؐ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک ہیچ ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۸)

اس سے صاف عیاں ہے کہ زبانی بیعت کا اقرار اپنی تمام تر اہمیت کے باوجود قشر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مغز بیعت کا یہ ہے کہ انسان ماُمور من اللہ اور اس کے بعد من جانب اللہ مقرر ہونے والے اس کے نائبین سے اکتسابِ فیض کر کے محبتِ الٰہی اور بنی نوع کے ساتھ ہمدردی و غمخواری میں اس درجہ کمال حاصل کرے کہ اس راہ میں اُس کے لئے اپنی جان اور مال اور آبرو کو قربان کر دکھانا سہل ہو جائے اور وہ ہر دم انہیں قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ جب تک یہ حالت اور یہ کیفیت پیدا نہ ہو زبانی اقرار ہیچ ہے۔ اسی لئے اس حالت اور کیفیت کے بغیر کوئی شخص بھی عند اللہ حقیقی بیعت کنندوں میں شامل قرار نہیں پا سکتا۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صرف تھوڑا سا زور لگانے کی ضرورت ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"وعدہ جات کی وصولی تسلی بخش ہے۔ میں تمام ممالک کی جماعتوں سے جنہوں نے وعدے لکھوائے ہیں اور جو ادائیگیاں کر رہی ہیں کہتا ہوں کہ تھوڑا سا زور اور لگا دیں تاکہ وعدے جلد از جلد پورے ہو سکیں اور غلبہ اسلام کی مہم کو آگے بڑھانا ممکن ہو سکے۔ جماعتوں کا اخلاص قابلِ ستائش ہے اور وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے۔ صرف تھوڑا سا زور لگانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اپنی برکتوں سے نوازے گا جیسا کہ وہ اپنے وعدوں کے بموجب انہیں اپنی برکتوں سے نوازتا چلا آرہا ہے۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاملِ لوائے اسلام 8 ابو محمد مصعبؓ بن عمیر

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ ربوہ

مصعبؓ کا قبولِ اسلام

صفا پہاڑی کے دامن میں ارقمؓ صحابی کا گھر تبلیغ کا مرکز تھا۔ بعثتِ نبویؐ کے چوتھے سال سے چھٹے سال تک اس مکان کو اسلام کے تبلیغی مرکز کی حیثیت حاصل رہی۔ ایک روز مکہ کے قبیلہ بنو عبد الدار کا ایک شکیل و حسین نوجوان۔ درمیانہ قد، سر پہ لمبے اور گھنے بال۔ پاؤں میں قیمتی جوتا۔ فاخرہ اور معطر لباس زیب تن کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا۔

ان کا نام تھا مصعبؓ بن عمیر۔ ماں باپ کو اس بیٹے سے شدید محبت تھی۔ مصعبؓ نے اپنے اسلام کو مخفی رکھا۔ دارِ ارقم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے۔ ایک دن عثمان بن طلحہ نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور اس نے والدین سے اس کا ذکر کر دیا۔ پھر کیا تھا مصعبؓ پر سختی کا دور شروع ہوا۔ والدین نے اسے گھر میں محبوس کر دیا۔ ہر وقت طعن و طعن کے تیر برسانے شروع کئے۔ اس قید سے چھٹکارا تب ہوا جب مصعبؓ بن عمیر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ واپس آئے تو ان کی پہلی حالت نہ تھی ناز و نعمت میں پلا ہوا فاخرہ و معطر لباس کا عادی جس کے متعلق مکہ میں یہ مشہور تھا کہ وہ ہر وقت عطر سے معطر رہتا ہے اب اس کے جسم کی کھال بھی سخت ہو چکی تھی۔ ماں نے بیٹے کی یہ حالت دیکھی تو مصعبؓ پر سختی بند کر دی۔ (طبقات کبیر جز ثالث ص ۸۲)

مصعبؓ کی مدینہ روانگی

عقبہ اولیٰ کی بیعت ہو چکی تھی اس موقعہ پر مدینہ سے بارہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ مدینہ میں گھر گھر اسلام کا چرچا ہونے لگا تھا۔ مدینہ کے انصار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کے ہاتھ تحریری عرضداشت روانہ کی کہ حضورؐ کسی صحابی کو ہمیں قرآن پڑھانے اور اسلام کی تعلیم سکھانے کے لئے بھجوائیں۔ قرعہ فال مصعبؓ بن عمیر کے نام نکلا۔ حضرت مصعبؓ نے مدینہ پہنچ کر اسعدؓ بن زرارہ کے گھر قیام کیا۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر انصار کے ایک ایک گھر جاتے اور ایک ایک دو دو افراد اسلام میں آنا شروع ہوئے۔ مصعبؓ اسلام لانے والوں کو قرآن مجید سکھاتے۔ انہوں نے مدینہ کے اردگرد تبلیغ کے دائرہ کو وسیع کیا۔ ان کی تبلیغی مساعی کا نتیجہ اس طرح برآمد ہوا کہ اگلے سال عقبہ ثانیہ میں مدینہ سے ستر آدمی لے کر مصعبؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ واقعہ سنہ ۱۳ بعثت نبویؐ کا ہے۔ اسعدؓ بن زرارہ بھی اسی وفد میں تھے۔ حضورؐ کی خدمت میں مدینہ میں اسلام کی اشاعت کے حالات عرض کئے تو حضورؐ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھا۔

مصعبؓ کی والدہ سے ملاقات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات عرض کرنے کے بعد ماں باپ کا لاڈلا ناز و نعمت میں پلا ہوا مصعبؓ اپنی والدہ خناس بنت مالک کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک روایت میں ہے کہ ماں کو مصعبؓ کی مکہ میں آمد کا علم ہوا تو اسے بلوا بھیجا۔ مصعبؓ آئے ماں کو سلام کہا تو ماں نے کہا۔ "نافرمان! جس شہر میں میں ہوں وہاں آؤ تو پہلے میرے پاس نہ آؤ۔ یہ کیا؟" مصعبؓ نے کہا۔ "ماں! محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس شہر میں ہوں تو ان کی ملاقات سے قبل میں کس سے ملاقات کر سکتا ہوں؟"

ماں نے پوچھا۔ "مصعبؓ! ابھی تک تم اپنے اس دین پر قائم ہو۔ صابی ہو ہمارے دین سے نکلے ہوئے ہو؟"

مصعبؓ نے کہا۔ "اماں میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوں اور وہ دین اسلام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔"

ماں نے کہا۔ "تجھے حبشہ اور یثرب کی صحرانوردی سے بھی عقل نہ آئی۔" مصعبؓ نے کہا "ماں! کوئی آزمائش اور ابتلاء مجھے دین سے برگشتہ نہیں کر سکتا۔"

ماں نے بیٹے کو پھر محبوس کرنا چاہا تو مصعبؓ نے کہا۔ "اب جس نے مجھے محبوس کرنا چاہا وہ میری تلوار کی زد میں آئے گا۔"

ماں رونے لگ گئی اور کہا۔ "جا! تو جان اور تیرا کام!" مصعبؓ نے کہا۔ "ماں میں تیری خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ اللہ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کر لے۔"

ماں نے جواب دیا۔ "ستاروں کی قسم میں تیرے دین کو قبول نہ کروں گی۔ میری عقل ماری نہیں۔ ہاں میں تجھ سے تعرض نہیں کرتی تو اپنے دین پر رہ۔ میں اپنے دین پر رہتی ہوں۔"

مدینہ میں پہلی نماز جمعہ

مدینہ میں آ کر مصعبؓ بن عمیر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نماز جمعہ کی ادائیگی کی اجازت طلب کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا۔ "سورج ڈھلنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھاؤ اور خطبہ دو!"

چنانچہ سعدؓ بن خیثمہ کے گھر میں اسلام میں پہلی نماز جمعہ ہوئی۔ ابن سعد کے بیان کے مطابق یہ نماز مصعبؓ بن عمیر نے پڑھائی لیکن ابن ہشام کی تحقیق کے مطابق نماز اسعد بن زرارہ نے پڑھائی۔ ابن ہشام کی روایت کے مطابق اس میں چالیس آدمی شریک ہوئے۔ نماز کے بعد بکری ذبح کر کے سب نے اکٹھے کھانا کھایا۔

(طبقات ابن سعد جز ثالثہ ص ۸۳ و ابن ہشام جزو دوم ص ۲۹)

کعبؓ بن مالک کے بیٹے عبد الرحمن کہتے ہیں کہ کعبؓ جب جمعہ کی اذان سنتے تو اسعدؓ بن زرارہ کے لئے دعا کرتے۔ میں نے ان سے وجہ پوچھی تو بتلایا کہ سب سے پہلا جمعہ انہوں نے ہمیں پڑھایا۔

آنحضرتؐ آبدیدہ ہو گئے

عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر حضرت عباسؓ نے انصار مدینہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کے متعلق بات کی تھی انصار مدینہ نے خدا کی اس نعمت کی حفاظت کا عزم کیا تھا۔ اور اس راہ میں پیش آمدہ خطرات کو خاطر میں لانے اور ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد کیا تھا اس موقعہ پر مصعبؓ حج کے بعد مکہ میں قریباً تین ماہ تک ٹھہرے اور ربیع الاول کے آغاز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری سے پہلے مدینہ واپس پہنچ گئے۔

مدینہ میں ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ مصعبؓ بن عمیر آئے۔ جسم پر چھوٹا سا کمبل تھا جس میں چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔ صحابہؓ نے مصعبؓ کو اس حالت میں دیکھا تو اٹھی ہوئی نظریں زمین کی طرف جھک گئیں۔ صحابہؓ کے پاس بھی کیا تھا۔ مصعبؓ نے آگے بڑھ کر حضرت اقدس میں سلام عرض کی۔ حضورؐ نے وعلیکم السلام کہا اور فرمایا۔ انقلاباتِ دنیا! میں نے اس شخص کو مکہ میں دیکھا اس سے زیادہ آسودہ حال کوئی نہ تھا۔ لیکن اللہ اور رسولؐ کی محبت کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔

یہاں مجھے وہ حدیث یاد آ گئی۔ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ "یا رسول اللہؐ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔" صادق و مصدوقؐ نے فرمایا۔ "سوچ لے۔ تو کیا کہتا ہے۔" اس نے پھر یہی دہرایا کہ "یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر فقر کے لئے تیار ہو جا کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے فقر اس کی طرف یوں آتا ہے جیسے سیلاب نشیب کی جگہ کی طرف اور اس میں کیا شک ہے کہ ابتداء میں اسلام لانے والوں کو بڑے کٹھن حالات سے گزرنا پڑتا تھا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب سے لمبی آزمائش انبیاء کو آتی ہے۔ ان کے بعد پھر جو خدا کے قریب ہو ان کو۔

عامر کہتے ہیں والد بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس وقت سے مصعبؓ سے تعلق رہا ہے جب وہ مسلمان ہوا۔ میں نے اس سے زیادہ اچھے اخلاق اور کم اختلاف کرنے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی شخص نہیں دیکھا۔

مصعبؓ اُحد کے میدان میں

مصعبؓ یوم الفرقان یعنی بدر میں بھی شریک ہوئے اور بدریوں کی فضیلت نصوص سے ظاہر ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانی قبول فرمائی اور عرش سے فرمایا:۔

"اے اہل بدر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی مغفرت کی ردا پہنائی تم خدا کی حفاظت میں آگئے اب جو چاہو کرو تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔"

مصعبؓ اُحد میں بھی شریک ہوئے اور یہ وہ خوش نصیب صحابیؓ ہیں جنہیں اُحد کے دن علم اسلام عطا ہوا تھا۔ جنگ کے خاتمہ کے بعد جب خالدؓ بن ولید نے کفار کی جانب سے پلٹ کر حملہ کیا اور گھاٹی میں مامور مسلمانوں کو اپنے راہ سے ہٹاتے ہوئے اسلامی صفوں پر حملہ آور ہوئے اور اسلامی صفوں میں ابتری پھیل گئی تو مصعبؓ اسلامی علم اٹھائے میدان میں ثابت قدم رہے۔ ابن قمیئہ حبس نے اس دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر کے حضرت اقدسؐ کو زخم پہنچائے تھے۔ حضرت مصعبؓ پر بھی حملہ آور ہوا۔ اس نے تلوار کا وار کر کے مصعبؓ کے ہاتھ کو کاٹ دیا۔ ہاتھ کٹ کر گرا تو مصعبؓ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہوئے جھنڈا دوسرے ہاتھ میں تھام لیا:۔

"وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ"

(آل عمران: ۱۴۵)

اب ابن قمیئہ نے دوسرے ہاتھ پر وار کیا۔ وہ بھی کٹ کر گرا تو مصعبؓ نے کٹے ہاتھوں سے جھنڈے کو سینے سے لگا لیا اور پھر یہی آیت پڑھی۔ "وَمَا مُحَمَّدٌ ...... الخ" اب ابن قمیئہ نے نیزہ سنبھالا اور اس شدت سے وار کیا کہ نیزہ مصعبؓ کے جسم کے پار ہو گیا۔ نیزہ ٹوٹ گیا۔ مصعبؓ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ جھنڈا گرا تو اس کے قبیلہ کے دو صحابیؓ سویبط بن سعد اور ابو الروم بن عمیر نے آگے بڑھ کر علم اسلام تھام لیا ابو الروم ہی پھر یہ جھنڈا اٹھائے مدینہ میں داخل ہوئے

آقائے نامدار مصعبؓ کی لاش پر

جنگ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم مصعبؓ کی لاش پر آئے۔ مصعبؓ منہ کے بل اُحد کے میدان میں پڑے تھے۔ حضورؐ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی:۔

"مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا"

کہ مومنوں میں ایسے جوانمرد بھی ہیں جنہوں نے وہ عہد سچ کر دکھایا جو انہوں نے خدا سے کیا تھا۔ ان میں بعض نے اپنا حصہ ادا کر دیا اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ کب وہ اپنا حصہ ادا کریں اور انہوں نے خدا سے جو عہد کیا تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔"

پھر فرمایا:۔

"اے شہداء حق! خدا کا رسول گواہی دیتا ہے کہ قیامت کے دن تم شہداء اللہ ہو گے۔"

پھر صحابہؓ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:۔

"آؤ! اپنے ان بھائیوں کی زیارت کر لو اور ان کی خدمت میں سلام عقیدت پیش کرو اور یہ مت خیال کرو کہ تمہیں جواب نہیں ملے گا۔ خدا کی قسم تمہارے سلام کا جواب قیامت تک ملتا رہے گا۔"

(طبقات ابن سعد جزء ثالث ص ۸۵)

شہید اُحد کا کفن

اس شہید احد کو کفن کے لئے ایسی کملی میسّر ہوئی کہ اگر سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اگر پاؤں کی طرف اسے سرکاتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر کی طرف کملی سرکا دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو!

ناقابل فراموش

مصعبؓ اور ان کی قربانی کو ان کا کون سا ساتھی بھول سکتا تھا۔

سعد اپنے باپ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ مشہور مالدار صحابیؓ۔ راہ خدا میں مال لگانے والے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جنتی کا خطاب پانے والے ایک مرتبہ افطاری کے وقت دسترخوان پر بیٹھے تھے۔ انواع واقسام کے کھانے چنے تھے۔ عبدالرحمنؓ نے خدا کی یہ نعمت دیکھی تو مصعبؓ بن عمیر یاد آگئے۔ فرمایا:۔

"قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا"

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احد)

کہ مصعبؓ بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں کفن کے لئے ایسی چادر میسّر ہوئی کہ اگر سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ ان کے بعد ہمارے سامنے دنیا پھیلا دی گئی۔ ہمیں خدشہ ہے کہ ہماری نیکیوں کا پھل اس دنیا میں مل گیا۔ اس کے بعد وہ رونے لگے اور کھانا کھائے بغیر اٹھ کھڑے ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا:۔

"اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم"

کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کرو گے راہ ہدایت پاؤ گے۔

کیا عجیب سبق سکھایا حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے کہ قربانیوں کا پھل خدا سے چاہو۔ وہ اس دنیا کے پھلوں سے بہتر ہے:۔

"مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى"

جو خدا کے پاس ہے وہی بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے

وہ اس لئے روتے تھے کہ اس دنیا میں ہمارا اجر کیوں مل گیا۔

حضرت خبابؓ بن ارت جو مکہ میں آہنگر تھے ان کی بھٹی سے کوئلے نکال کر ظالم انہیں پشت کے بل ان پر لٹا کر ان کے سینہ پر پاؤں رکھتے کہ وہ حرکت نہ کر سکیں ان کے جسم کی چربی پگھل پگھل کر کوئلوں کو ٹھنڈا کر دیتی۔ مدینہ میں ان کے دن بھی پھر گئے تھے۔ بوقت وفات وہ بھی مصعبؓ بن عمیر کو یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں:۔

"ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا کی راہ میں اسی کی رضا جوئی کی خاطر ہجرت کی۔ اللہ ہمیں اس کا اجر دے گا۔"

"فمنا من اینعت له ثمرته فهو يهدبها"

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احد)

لیکن ہم میں سے بعض کے پھل اسی دنیا میں پک گئے اور وہ ان پھلوں کو یہیں چن رہے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے مصعبؓ کا ذکر کیا کہ کس طرح وہ اُحد میں شہید ہوا اور انہیں پورا کفن بھی میسّر نہ ہوا۔

ضرورت ہے کہ ہم صحابہؓ کی قربانیوں کا مطالعہ کرتے رہیں کہ ؎

"تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را"

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

○

لجنہ اماء اللہ کا فرض

"لجنہ اماء اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ قرآن کریم پڑھ رہی ہیں یا نہیں۔"

(خلیفۃ المسیح الثالث)

○

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات الاحمدیّہ کا نصاب اور امتحان

تمام سیکرٹریان ناصرات الاحمدیّہ، ناصرات کا مقرر شدہ نصاب جلد از جلد منگوا کر پڑھانا شروع کریں اور امتحان کی تیاری کروائیں۔ سالانہ مرکزی امتحان ناصرات انشاء اللہ مئی کے آخری اتوار کو ہو گا۔ مندرجہ ذیل کتب نصاب میں ہیں :-

معیار اوّل :-

کامیابی کی راہیں	حصّہ سوم	قیمت	۱ــــ۵۰
کامیابی کی راہیں	حصّہ چہارم	"	۲ــــ۰۰
یاد رکھنے کی باتیں		"	۰ــــ۷۵
راہِ ایمان	نصف آخر	"	۳ــــ۰۰

معیار دوم :-

مختصر تاریخ احمدیّت	حصّہ اوّل	"	۳ــــ۰۰
کامیابی کی راہیں	حصّہ دوم	"	۱ــــ۰۰
ہمارا رسولؐ		"	۰ــــ۷۵
یاد رکھنے کی باتیں	نصف اوّل		۰ــــ۷۵

معیار سوم :-

کامیابی کی راہیں	حصّہ اوّل	۰ــــ۷۵
یاد رکھنے کی باتیں	ابتدائی دس صفحات ۔	

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیّہ)

داخلہ جونیئر کیڈٹ کورس

(از نوائے وقت مورخہ ۲۴/۴/۷۸)

میٹرک پاس نوجوان جن کی عمر ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ۱۵ سال سے ۱۸ سال (Civilian) اور مسلح افواج کے ملازمین ۱۷ سال سے ۲۰ سال ہو وہ ۱۵ مئی ۱۹۷۸ء تک G.H.Q P.A. 3 (B) کو درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ منتخب امیدواروں کو بطور جونیئر کیڈٹ P.M.A. میں بھرتی کیا جائے گا۔ درخواست فارم فارمیشن ہیڈ کوارٹر، رجمنٹل/کور سنٹر سٹیشن ہیڈ کوارٹر۔ ریکروٹنگ کے دفاتر۔ ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز اور ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے حاصل کریں۔ امیدواروں کو P.M.A. میں ایف اے/ایف ایس سی پاس کرنے کے لئے دو سال تعلیم دی جائے گی۔ بعد ازاں P.M.A لانگ کورس میں شامل ہو کر بی اے/بی ایس سی کی ڈگری اور کمیشن۔ جملہ دیگر کوائف تنخواہ وغیرہ نوائے وقت مورخہ ۲۴/۴/۷۸ صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ شمیم اختر صاحبہ دختر چوہدری سعید احمد صاحب کوٹ کرم بخش کا گردوں کا اپریشن ہوا ہے۔
۲۔ مکرم برکت چوہدری صاحب کراچی میں سخت بیمار ہیں۔
۳۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب خلیل ربوہ کے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔
۴۔ مکرم شریف احمد صاحب اشرف مربی سلسلہ شیخوپورہ کی آنکھوں کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔
۵۔ مکرم خواجہ عبداللہ جان صاحب سبزی فروش رحمت بازار ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔
۶۔ مکرم رانا عبدالمجید خان صاحب صدر جماعت احمدیہ دادو کئی ماہ سے بیمار ہیں۔
۷۔ مکرم میاں نیک محمد صاحب گرمولہ ورکاں سخت بیمار ہیں۔
۸۔ محترمہ بشریٰ مرزا صاحبہ کے والد صاحب گکھڑ منڈی میں ۴ ماہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔
۹۔ مکرم والد صاحب بشیر احمد صاحب دنداں ساز چنیوٹ کا لاہور میں اپریشن ہوا ہے اور کمزوری بہت ہے۔
۱۰۔ مکرم ندیم الغنی صاحب ناصر ساہیوال کے والد صاحب پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا ہے۔
۱۱۔ مکرم محمد صدیق خان صاحب چاہ میراں لاہور تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔
۱۲۔ مکرم مبشر احمد صاحب طاہر قصور کا چھوٹا بچہ بعمر سات سال بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔
۱۳۔ مکرم چوہدری علم دین صاحب چک ۹۹ گھسیٹ پورہ بعارضہ شدید فالج بیمار ہیں۔
۱۴۔ مکرم عبدالحمید صاحب منور مینیجر سنگر سلائی مشین کمپنی سکھر ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں ہنسلی کی ہڈی اور بازو پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔
۱۵۔ محمد اسماعیل صاحب دارالصدر جنوبی کے بازو پر شدید چوٹ آئی ہے۔

احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم نسیم احمد ابن چوہدری عبدالستار صاحب صدر جماعت احمدیہ بستی اللہ بخش ضلع رحیم یار خان کا نکاح ہمراہ عزیزہ ارشاد بیگم صاحبہ بنت چوہدری نور احمد صاحب مورخہ ۱۵/۴/۷۸ کو مکرم مولوی حفیظ احمد صاحب مربی جماعت احمدیہ رحیم یار خان نے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے مہر پر پڑھا۔

۱۶ اپریل کو دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب کی خدمت میں اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سلیم احمد ۱۵۔ سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ)

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک نسیم احمد عاصم مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ نام عطیہ نور تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب "ملک کریانہ سٹور" بالمقابل ایوان محمود ربوہ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب آف قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو بابرکت عمر والی۔ صالحہ۔ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد نعیم طارق۔ پروپرائٹر کراکری اینڈ جنرل سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

(احمدی بھائیوں کی اپنی ایئر کنڈیشنڈ دکان)

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔
یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں !

★ انڈس ٹریول سروس ★
فون ۶۸۸۰۵
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

دواخانہ حکیم نظام جان
کی
دوائیں

حبّ اٹھرا	کورس	۲۵/- روپے
زینہ اولاد گولیاں	کورس	۳۰/- "
زدجام عشق	ایک ماہ کی خوراک	۴۰/- "
تریاقِ معدہ	شیشی	۵/- "

انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں !

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا بھر میں فریضۂ تبلیغِ اسلام بجا لانیوالے مبلّغین اور انگلستان میں منعقد ہونیوالی بین الاقوامی کانفرنس کی کامیابی کیلئے

خصوصی دُعاؤں کی تحریک

ہم سب کا فرض ہے کہ دلائل، پیار و محبّت، بے لوث خدمت، دعاؤں اور آسمانی نشانات کی مدد سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسُولِ اکرمؐ کی عظمت کے قیام کے لئے کوشاں رہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخّص

فرمودہ ۲۸ر اپریل ۱۹۷۸ء بمقام جامع مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۲۸ر اپریل آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور نے تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گذشتہ شام سے مجھے بخار کی کیفیت محسوس ہو رہی ہے سر میں بلکہ سارے جسم میں ہی درد کی تکلیف ہے لیکن آج چونکہ میں اپنے ان سب احباب کو جو دُنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں دعا کی ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں اس لئے بیماری کے باوجود میں یہاں آ گیا ہوں۔

حضور نے فرمایا ہمارے مبلّغین خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور بزرگی کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں وہ انتہائی کم گذارہ لے کر اور بڑی تنگی کی زندگی گزار کر اور کئی قسم کی تکالیف برداشت کر کے اسلام کی روشنی کو دُنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت مغربی اور مشرقی افریقہ، امریکہ، کینیڈا، انگلستان اور یورپ کے دیگر ممالک میں اور مختلف جزائر میں وہ تبلیغِ اسلام کر رہے ہیں وہ خوش ہیں کہ ان کا ربّ ان کے ذریعہ اپنے پیار اور محبّت کے معجزانہ جلوے ظاہر کر رہا ہے اور ہم بھی خوش ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے ایسے مخلص نوجوان دیئے ہیں جو تکالیف کی پرواہ کئے بغیر ہر دم اور ہر آن تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ ایک بنیادی اور اصولی بات ہے کہ صداقت اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر یا طاقت کی محتاج نہیں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مادی طاقت نے اسلام کے اس نور کو جس نے پیار اور محبّت کے ساتھ ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جبر اور طاقت کے ذریعہ دبانے کی کوشش کی مگر وہ اس میں ناکام رہی۔ اسلام نے اپنی کمزوری کی حالت میں لوگوں کے دلوں کو جیتا اور جب اسے طاقت حاصل ہو گئی اس وقت بھی اس نے جبر اور زور سے کام نہ لیا بلکہ محبّت، پیار، دلائل، حجج قاطعہ، آسمانی نشانوں، بے لوث خدمت اور دعاؤں کے ساتھ علاقوں کے علاقے فتح کئے اور اب تو بڑی حد تک دُنیا کو بھی سمجھ آ گئی ہے کہ مذہب میں جبر کا تصوّر بالکل غلط ہے کیونکہ مادی طاقت اور اقتدار کبھی دلوں پر حکومت نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت ایک غریب، مسکین اور عاجز جماعت ہے جسے نہ اقتدار حاصل ہے اور نہ اقتدار کے حصول سے اسے کوئی دلچسپی ہے لیکن یہ خدا کا فضل ہے کہ ہمارے دلوں میں اسلام کی اشاعت کی تڑپ اور آگ بھڑک رہی ہے یہی وجہ ہے کہ نہ صرف پاکستان کے بلکہ دُنیا کے دیگر مختلف ممالک کے بھی متعدد مخلص احمدی نوجوان اپنی زندگیوں کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں اور پھر بہت سے ایسے احمدی بھی ہیں جو رضاکارانہ طور پر خدمتِ دین کے لئے اپنے اوقات صرف کرتے ہیں۔ حضور نے بعض غیر پاکستانی احمدی مبلّغین کی قربانیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمارے جملہ مبلّغین کا حق ہے اور ہم پر واجب ہے کہ ہم ہمیشہ ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ان پر رہے اور وہ رُوح القدس کے ذریعہ ان کی مدد کرے اور ہمیشہ انہیں اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو مجاہدہ اس وقت جاری ہے اسکے بعض پروگرام خصوصی اوصاف کے حامل ہوتے ہیں مثلاً امام وقت اگر باہر جا کر لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائے تو اس کا اپنا ایک خاص رنگ ہے اور اثر و جذب کے لحاظ سے ساری دُنیا سے اس کا تعلق ہے۔ اب ۲، ۳، ۴ر جون ۱۹۷۸ء کو لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہونے والی ہے جس میں خود عیسائی محققین ایسے مقالے پڑھیں گے جن سے ثابت ہو گا کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے بارہ میں قرآن کریم کا یہ بیان سچّا ہے کہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ (النساء: ۱۵۸) یعنی حضرت مسیح کو نہ قتل کیا گیا اور نہ صلیب پر وہ فوت ہوئے۔ کئی عیسائیوں نے بڑی محنت اور کاوش کے ساتھ اپنی کتب میں اس قرآنی بیان کو صحیح ثابت کیا ہے اور اس طرح حضرت مسیحؑ کی زندگی کے حقائق کھُل کر سامنے آ گئے ہیں۔ اب اس کانفرنس کی وہاں کے بعض حلقوں میں مخالفت بھی شروع ہو گئی ہے حالانکہ اس کی مخالفت کرنے والوں کا غصّہ بے جا ہے اور کوئی معقول دلیل ان کے غصّہ اور مخالفت کو صحیح ثابت نہیں کر سکتی۔ یہ مخالفت بھی دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری مساعی کے مقبول ہونے کا نشان ہے۔ بہرحال ہمارا کام یہی ہے کہ ہم دلائل، پیار، محبت، دعاؤں اور آسمانی نشانات کی مدد سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے کوشاں رہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا احباب دعائیں کریں ان مبلّغین کے لئے جو ملک ملک اور علاقہ علاقہ میں انتہائی اخلاص کے ساتھ تبلیغِ اسلام کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر مساعی کو قبول فرمائے انہیں اس کا ثواب دے اور اس کے وہ نتائج ظاہر کرے جن کے ہم متمنّی ہیں۔ اور پھر دوست انگلستان میں ہونے والی اس بین الاقوامی کانفرنس کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ خیر کے ساتھ ہر قسم کی برکت کے ساتھ صلح اور امن کے پاکیزہ ماحول میں یہ منعقد ہو یہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو اور پھر اس کے نتیجہ میں لوگ صداقت کو سمجھنے لگیں اور صداقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے معاشرہ میں جو خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں وہ دُور ہوں اور تمام بنی نوع انسان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ایک خاندان کی طرح جمع ہو کر خوشحالی کی زندگی بسر کرنے لگیں۔ ان کے جملہ دکھ درد دُور ہو جائیں اور ہر قسم کی لعنت سے آزاد ہو کر وہ اسلام کے حسین معاشرہ میں رہنے لگیں۔ آمین

وصولی کی آخری تاریخ ـــ ۷ر مئی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) کی جملہ رقوم کے مرکز میں داخل خزانہ ہونے کی آخری تاریخ ۷ر مئی مقرر کی گئی ہے متعلقہ عہدیدار اصحاب وصولی کی کوششیں جاری رکھیں اور ۷ر مئی کی دوپہر تک جملہ وصول شدہ رقوم داخل خزانہ کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

کشف، الہام اور رُوحانی طاقتیں

علومِ جدیدہ کی روشنی میں

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مورخہ ۳۰ر اپریل بروز اتوار شام ۵½ بجے "کشف، الہام اور روحانی طاقتیں علومِ جدیدہ کی روشنی میں" کے موضوع پر جدید تحقیق پیش کریں گے احباب سے اجلاس میں شرکت کی درخواست ہے۔

(جنرل سیکرٹری طلبائے سابق جامعہ احمدیہ)

حضرت مولوی محمد الدین صاحب کی علالت

جماعت احمدیہ کے قدیم بزرگ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴